سوال

(241) دعا میں ان شا اللہ کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعا میں انسان کے ان شا اللہ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعا کرتے وقت انسان کو چاہیے کہ وہ یہ نہ کہے کہ اے اللہ! تو چاہے تو اس دعا کو قبول کر لے، بلکہ دعا پورے عزم اور رغبت سے کرنی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کوئی مجبور تو نہیں کرسکتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

ادعونى أَستَجِب لَكُم ... سورة المؤمن ٦٠

''تم مجھ سے دعا کرو میں (تمہاری دعا قبول کروں گا)

اللہ تعالیٰ نے چونکہ قبولیت دعا کا وعدہ فرمایا ہے، لہٰذا اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان یہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو دعا قبول فرمالے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو دعا کی توفیق عطا فرما دیتا ہے تو وہ یا تو اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرما دیتا ہے یا اس دعا کی برکت سے اس سے کسی شر کو دور فرما دیتا ہے یا روز قیامت کے لیے اسے ذخیرہ کر دیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

(لَايَقولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهمَّ اغفِرلِي، اللَّهمَّ ارحَمنی، إِن شِئتَ. لِيَعزِمِ المَسأَلَةَ، فَإِنَّهُ لَامُكرِهَ لَهُ".) (صحیح البخاري الدعوات باب لیعظزم المساله فانه لامکره له حدیث: 6339، 7477 و صحیح مسلم الذکر والدعا باب العزم بالدعا الخ حدیث: 2679)

''یا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ ''یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے۔ میرے مغفرت کر دے'' بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔''

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ مریض سے فرمایا کرتے تھے:

(لاباس طھور انشاء اللہ تعالی)) (صحیح البخاري المرض باب عیادۃ الاعراب ح :5656)

''اس میں کوئی حرج نہیں یہ بیماری ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کردے گی۔''

توہم عرض کریں گے کہ ہاں! یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضرور ثابت ہے، مگر یہ الفاظ دعا کے باب سے نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق تو باب خبر اور امید سے ہے، لہٰذا آداب دعا میں سے یہ ایک اہم ادب ہے کہ انسان پورے جزم اور وثوق کے ساتھ دعا کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص191

محدث فتویٰ